اسلام اور وطن کے غداروں سے جاگیریں چھین لو

جن لوگوں نے مغلیہ حکومت تباہ کرنے کے لئے انگریزوں کا ساتھ دیا۔ انگریز کی فرماں برداری میں بیٹیوں کا حق لوٹا، کالا بل منظور کیا۔ ایک بیٹے کو پوری جائداد کا وارث بنا کر خاندان کے حقوق وراثت تباہ کئے۔ مسلمانوں سے غداری کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا تحفظ کیا۔ ترکوں پر گولیاں چلائیں۔ اور اس کے عوض انگریزوں سے جاگیریں حاصل کیں۔ برطانوی حکومت سے سازش کر کے آدھا بنگال کٹوایا اور قیام پاکستان کے بعد باقی بنگال (مشرقی پاکستان) بھی کٹوا دیا۔ پاکستان میں رہ کر پاکستان سے غداری کی۔ جن کے اب تک ہندوستان، امریکہ اور برطانیہ سے رابطے ہیں۔ جن کے دل انہی کے لئے دھڑکتے ہیں۔ جن کی جاگیریں انگریز کا عطیہ اور مسلمانوں سے غداری کا صلہ ہیں۔ چھین لو ان سے زمینیں اور چھین لو ان کی جاگیریں۔

یہ جاگیردار کون ہیں.........؟ انگریز کے ٹوڈی، مسلمانوں کے غدار، جفادری، بےایمان، چھچھے انچ مونچھیں رکھنے والے، انسانوں کی شکل میں خنزیر، غریبوں کی بہو بیٹیوں کا گوشت بیچنے والے بدمعاش، شراب پینے اور پلانے والے، رسہ گیر، چوروں اور ڈاکوؤں کے امام، پولیس کے ٹاؤٹ، راشیوں کے مرشد، زانیوں کے لیڈر اور علاقہ کے بدمعاشوں کے سرغنہ۔ یہی ہیں وہ مجرم جنہوں نے ملک و قوم کو لوٹا ہے۔ ان کا تخت اقتدار الٹ دو، ان کی جاگیریں چھین لو۔ قوم کو نجات مل جائے گی۔

آج بھی غریب کاشتکار کی حالت بہت بری ہے۔ اس کو زمین ملنی چاہیے، اس کے بچوں کو روٹی ملنی چاہیے۔ عید کی خوشیاں اور کھانا ملنا چاہیے۔ اس کی بیوی، بیٹیوں کے سر پر کپڑا ہونا چاہیے۔ بوڑھے باپ کو لاٹھی کا سہارا ملنا چاہیے۔ اس کی جھونپڑی میں بھی چراغ جلنا چاہیے۔ یہ حق صرف وقت کے فرعونوں کا ہی نہیں غریبوں کا بھی ہے۔ انہی ظالموں نے شریف زادیاں رسوا کیں، علماء کو ذلیل کیا اور ہماری تہذیب کو برباد کیا۔ انہی کی بداعمالیوں کی سزا پوری قوم کو مل رہی ہے۔ ان قومی مجرموں کو سزا نہ ملی تو انقلاب آئے گا۔ اور ضرور آئے گا۔ قومی و سیاسی شعور بیدار ہو گا۔ لوگ ان کو ٹکٹکی سے باندھ کر ان کی پیٹھ پر درّے لگائیں گے۔ ہم ان کی چیخیں سنیں گے۔ ترکی و عرب کے شہداء اور ۱۸۵۷ء میں ہندوستان کے شہداء کی روحیں یہ چیخیں سنیں گی تو انہیں سکون حاصل ہو گا۔ پیران پیر کے روضے سے ندا آئے گی۔ اور مارو ان مردودوں کو، ان کے آباؤاجداد نے میرے روضہ پر بھی گولیاں چلائی تھیں۔

فکر کریں وہ لوگ، جن کی جاگیریں ضبط ہوں گی اور جن کے محل گرائے جائیں گے۔ ہمارا کیا ہے؟ ہمارے پاس تو ایمان اور غیرت باقی ہے اور یہ تحفہ ہم نے جناب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نثار کرنے کے لئے رکھا ہے۔ جو آخرت میں ہماری نجات کی یقینی ضمانت ہے۔

جانشین امیر شریعت

مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری نوراللہ مرقدہ

"شہدائے ختم نبوت کانفرنس" لائبریری پارک چنیوٹ ۲۳ مارچ ۱۹۷۲ء۔